''ایمان ویقین اور اَعمال کی محنت''

میں شریک حضرات کے لیے

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ

کی اَنمول وصیت

اقتباس از ''فضائل قرآن''

(۲۷) عَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَافْشُوْهُ وَتَغَنُّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ، وَلَا تَعَجَّلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا)) (رواه البيهقي في شعب الايمان)

''حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا: اے قرآن والو قرآن شریف سے تکیہ نہ لگاؤ اور اِس کی تلاوت شب و روز ایسی کرو جیسا کہ اس کا حق ہے کلامِ پاک کی اشاعت کرو' اور اس کو اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں تدبر کرو تاکہ تم فلاح کو پہنچو اور اس کا بدلہ (دنیا میں) طلب نہ کرو کہ (آخرت میں) اس کے لیے بڑا اجر و بدلہ ہے''۔

حدیث بالا میں چند امور ارشاد فرمائے ہیں:

(۱) ''قرآن شریف سے تکیہ نہ لگاؤ''۔ قرآن شریف سے تکیہ نہ لگانے کے دو مفہوم ہیں۔ اوّل یہ کہ اس پر تکیہ نہ لگاؤ کہ یہ خلافِ ادب ہے۔ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ قرآن پاک پر تکیہ لگانا' اس کی طرف پاؤں پھیلانا' اس کی طرف پشت کرنا' اس کو روندنا وغیرہ حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ کنایہ ہے غفلت سے کہ کلام پاک برکت کے واسطے تکیہ ہی پر رکھا رہے جیسا کہ

© rasailojaraid.com

بعض مزارات پر دیکھا گیا کہ قبر کے سرہانے برکت کے واسطے رحل پر رکھا رہتا ہے۔ یہ کلامِ پاک کی حق تلفی ہے۔ اس کا حق یہ ہے کہ اس کی تلاوت کی جائے۔

(۲) ''اور اس کی تلاوت کرو جیسا کہ اس کا حق ہے''۔ یعنی کثرت سے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے۔ خود کلامِ پاک میں بھی اس کی طرف متوجہ فرمایا گیا۔ ارشاد ہے: ﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ﴾ ''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے''۔ یعنی جس عزت سے بادشاہ کا فرمان اور جس شوق سے محبوب کا کلام پڑھا جاتا ہے اسی طرح پڑھنا چاہیے۔

(۳) ''اور اس کی اشاعت کرو''۔ یعنی تقریر سے' تحریر سے' ترغیب سے' عملی شرکت سے' جس طرح ہو سکے اس کی اشاعت جتنی ہو سکے کرو۔ نبی کریم ﷺ کلامِ پاک کی اشاعت اور اس کے پھیلانے کا حکم فرماتے ہیں لیکن ہمارے روشن دماغ اس کے پڑھنے کو فضول بتلاتے ہیں اور ساتھ ہی حبِ رسولؐ اور حبِ اسلام کے لمبے چوڑے دعوے بھی ہاتھ سے نہیں جاتے۔

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی!
کیں رہ کہ تو می روی بترکستان است!

آقا کا حکم ہے کہ قرآن پاک کو پھیلاؤ' مگر ہمارا عمل ہے کہ جو کوشش اس کی رکاوٹ میں ہو سکے دریغ نہ کریں گے' جبریہ تعلیم کے قوانین بنوائیں گے' تاکہ بچے بجائے قرآن پاک کے پرائمری پڑھیں۔ ہمیں اس پر غصہ ہے کہ مکتب کے میاں جی بچوں کی عمر ضائع کر دیتے ہیں اس لیے ہم وہاں نہیں پڑھانا چاہتے۔ مسلّم وہ کوتاہی کرتے ہیں مگران کی کوتاہی سے آپ سبکدوش ہو جاتے ہیں یا آپ پر سے قرآن پاک کی اشاعت کا فریضہ ہٹ جاتا ہے؟ اس صورت میں تو یہ فریضہ آپ پر عائد ہوتا ہے۔ وہ اپنی کوتاہیوں کے جواب دہ ہیں مگران کی کوتاہی سے آپ بچوں کو جبراً قرآن پاک کے مکاتب سے ہٹا دیں اور ان کے والدین پر نوٹس جاری کرائیں کہ وہ قرآن پاک حفظ یا ناظرہ پڑھانے سے مجبور ہوں اور اس کا وبال آپ کی گردن پر رہے یہ حمیٰ دق کا علاج سنکھیا سے نہیں تو اور کیا ہے؟ عدالتِ عالیہ میں اپنے اس جواب کو اس لیے جبراً تعلیم قرآن سے ہٹا دیا کہ مکتب کے میاں جی بہت بری طرح سے پڑھاتے تھے آپ خود ہی سوچ لیجیے کہ کتنا وزن رکھتا ہے۔ بنیے کی دوکان پر جانے کے واسطے یا انگریزوں کی چاکری کے واسطے ۴/۳ کی تعلیم اہمیت رکھتی ہو مگر اللہ کے یہاں تعلیم قرآن سب سے اہم ہے۔

d.com

(۴) ''خوش آوازی سے پڑھو'' جیسا کہ اس سے پہلی حدیث میں گزر چکا۔
(۵) ''اور اس کے معنی میں غور کرو''۔ تورات سے ''احیاء'' میں نقل کیا ہے:

''حق سبحانہ وتقدس ارشاد فرماتے ہیں: اے میرے بندے! تجھے مجھ سے شرم نہیں آتی؟ تیرے پاس راستے میں کسی دوست کا خط آ جاتا ہے تو چلتے چلتے راستے میں ٹھہر جاتا ہے' الگ کو بیٹھ کر غور سے پڑھتا ہے' ایک ایک لفظ پر غور کرتا ہے۔ میری کتاب تجھ پر گزرتی ہے' میں نے اس میں سب کچھ واضح کر دیا ہے' بعض اہم امور پر بار بار تکرار کیا ہے تاکہ تو اس پر غور کرے اور تو بے پروائی سے اڑا دیتا ہے۔ کیا میں تیرے نزدیک تیرے دوستوں سے بھی ذلیل ہوں؟ اے میرے بندے! تیرے بعض دوست تیرے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں' تو ہمہ تن اُدھر متوجہ ہو جاتا ہے' کان لگاتا ہے' غور کرتا ہے' کوئی بیچ میں تجھ سے بات کرنے لگتا ہے تو تُو اشارے سے اس کو روکتا ہے' منع کرتا ہے۔ میں تجھ سے اپنے کلام کے ذریعے سے باتیں کرتا ہوں اور تو ذرا بھی متوجہ نہیں ہوتا۔ کیا میں تیرے نزدیک تیرے دوستوں سے بھی زیادہ ذلیل ہوں؟'' اھ۔

تدبر اور غور کے متعلق کچھ مقدمہ میں اور کچھ حدیث ۸ کے ذیل میں مذکور ہو چکا ہے۔

(۶) ''اور اس کا بدلہ دنیا میں نہ چاہو' یعنی تلاوت پر کوئی معاوضہ نہ لو کہ آخرت میں اس کا بہت بڑا معاوضہ ملنے والا ہے''۔ دنیا میں اگر اس کا معاوضہ لے لیا جاوے گا تو ایسا ہے جیسا کہ روپیوں کے بدلے کوئی شخص کوڑیوں پر راضی ہو جاوے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''جب میری اُمت دینار و درہم کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی' اسلام کی ہیبت اس سے جاتی رہے گی اور جب امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دے گی تو برکت وحی سے یعنی فہم قرآن سے محروم ہو جائے گی۔ کَذَا فِی الْاَحْیَاءِ۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْهُ

☆☆☆

تبلیغی بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے جذبے کے ساتھ مندرجہ بالا حدیثِ نبویؐ پر غور فرمائیں اور اس کی تشریح میں شیخ الحدیث

© rasailojaraid.com

مولانا محمد زکریا ؒ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا بھی غور و فکر سے مطالعہ فرمائیں اور اس پر عمل کے لیے کمربستہ ہو جائیں۔ چنانچہ تجوید اور خوش الحانی کے ساتھ قرآن حکیم کی تلاوت کریں' پھر اس کو سمجھنے کے لیے ترجمہ پڑھیں' قرآن کی عربی سیکھنے کے لیے وقت فارغ کریں اور پھر اس کو زیادہ سے زیادہ حفظ کریں۔ اس کے بعد اگر وہ ''ایمان و یقین اور اعمال کی محنت'' کے لیے جماعتوں کے ساتھ نکلیں گے اور تہجد میں طویل قیام کے ساتھ سمجھ کر قرآن حکیم کی تلاوت کریں گے تو قرآن حکیم اُن کے دل کی بہار' سینے کا نور' دل کا سرور اور رنج و غم کا ازالہ بنے گا اور قرآن حکیم ان کی دعوت و تبلیغ کا مرکز و محور قرار پائے گا۔ اس طرح وہ اُمت کو اللہ تعالیٰ کی رسّی (قرآن مجید) کے ساتھ مضبوطی سے جوڑنے کا فریضہ انجام دے سکیں گے اور اُمت قرآن سے اپنا تعلق استوار کر کے دنیا میں عزت و سربلندی حاصل کر سکے گی' ازروئے ارشادِ نبویؐ:

((اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ آخَرِیْنَ)) (مسلم)

''یقیناً اللہ تعالیٰ اسی کتاب (کو مضبوطی سے تھامنے) کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اسی (کو چھوڑنے) کے باعث دوسری قوموں کو پستی میں دھکیل دے گا''۔

(مُرسَلہ: محمد بن عبدالرشید رحمانی)

بقیہ: ''تحفظ حقوقِ نسواں بل'' یا......؟

(۱۶) دینِ اسلام میں مدعی کو گواہوں میں شامل کیا جاتا ہے لیکن مذکورہ ترمیمی بل میں مدعی کے علاوہ چار گواہ لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مدعی اگرچہ عینی گواہ ہی کیوں نہ ہو اسے اپنے علاوہ چار گواہ لانے ہوں گے۔ یہ شق بھی سراسر خلافِ اسلام ہے۔

(۱۷) زنا آرڈیننس کی کل ۲۲ دفعات ہیں۔ تحفظ خواتین میں ۳۰ تبدیلیاں کی گئی ہیں جن میں ۱۲ دفعات منسوخ کر دی گئی ہیں اور چھ دفعات ۲'۴'۶'۸'۹ اور ۲۰ میں ترمیم کی گئی ہے۔ گویا زنا آرڈیننس کی صرف ۴ دفعات باقی بچ گئی ہیں۔ گویا یہ بل جسے ''ترمیمی بل'' کہا گیا ہے' اصلاً ''تنسیخی بل'' ہے' اور یہ بات بلاخوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ یہ ترمیمی بل فحاشی' عریانی اور آزاد شہوت رانی کی طرف پیش قدمی کا بل ہے۔

❁ ❁ ❁

d.com